# لائحہ عمل

مفتی محمد سجاد حسین القاسمی
سیتامڑھی بہار نان پور

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | لائحۂ عمل |
| مصنف | : | مفتی محمد سجاد حسین القاسمی نان پوری مقیم بنگلور کرناٹک |
| پہلی اشاعت | : | ۲۰۲۲ء |
| تعداد | : | ۱۰۰۰ |
| قیمت | : | ۲۰/روپئے |
| سلسلہ مطبوعات | : | باہتمام: مکتبہ سعدین یاسین نگر بنگلور |

**HIJAB LAGANA FARZ HAI**

by:

**Mufti Md Sajjad Hussain Qasmi**

# لائحۂ عمل

موجودہ پر آشوب اور فتنے کے دور میں پوری دنیا میں دین اسلام کے خلاف سازشیں رچی جا رہی ہیں اور مسلم طبقہ کے اہل ثروت اور دانشوران لوگ اپنے بزرگوں کے سینچے نظام وسٹم کو برباد ہوتے اور اس کے تحت زندگی گذارنے والے مسلمان قوم کی حالت کو ابتر ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اگر کچھ کرتے بھی ہیں تو بس اپنی اپنی محدود تنظیم کے تحت اپنے اپنے فنکشن حال میں دوسرے کسی معتبر وہم خیال شخصیت کو مدعو کر کے صرف تقاریر وتحری میدان میں طمطراق اور شصد رجیسے شرح کے قابل الفاظ کے پیچ وخم میں محض اپنے محدود دائرہ وسرکل میں بس ’’آمدن، خوردن، گفتن، خوردن، رفتن مگر کوئی نہ سمجھتن اور کچھ نہ کرتن‘‘ کی رسم نبھا رہے ہیں۔

اس رسم سے آگے بڑھ کر کہیں پر جوش کام ہوتا بھی ہے تو وہ محض مخصوص مسلک کی تنظیم کی طرف سے کاغذوں پر ایجنڈے وقوانین یا ضرورت شدیدہ کے مواقع سے میمورنڈم تیار کر کے حکومت وقت کے پاس محض نماز میں ہاتھ باندھنے کی طرح ہاتھ باندھے، بھیگی بلی کی طرح سکڑے ہوئے نرم لہجے میں اپنے بچاؤ اور حفاظت کے لئے درخواست پیش کرنے کا کام کرتے ہیں۔

اس سے آگے ارطغرل غازی،، محمد بن قاسم، محمود غزنوی، شہاب الدین غوری اور دور صحابہؓ میں سے خالد بن ولیدؓ اور خلافت اربعہ خصوصا سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ کی طرح فطری اصول دین کی سربلندی کی خاطر عملی واجتماعی میدان میں سات سمندر پار کرنے کے لئے کے جواں مردی، بہادری، ہمت وحوصلہ کے ساتھ آگے بڑھنے کا خیال تک ہم نے ترک کر دی۔

جبکہ ان حضرات کے پیش کردہ سسٹم کے مطابق ہمارا صرف حفاظتی عمل مضبوط رہ جاتا تو بھی ماضی میں جس طرح ہم سربلند رہے اور قیصری کسری اور فرعون زمانہ کو الٰہی نظام کا سبق پڑھا کر اصل محور پر لا کھڑا کیا تھا۔ وہ اب بھی کر سکتے تھے۔

مگر ہم نے پیدائشی دین اسلام کی نعمت پا کر کوئی قدر دانی نہیں کی اور دنیا میں چین سے جینے کی نیت سے شیطانوں کی جال وچال میں پھنس کر انہیں کی پلاننگ اور دنیا طلبی کے لئے محدود عقل انسانی کے تحت مرتب کردہ من پسند اور حب جاہ وحب مال سے متعلق ہی دستور پر عمل کرتے ہوئے ''دین اسلام'' کے ابدی اور دائمی یکساں سول کوڈ ''قرآن مجید'' کے دستور سے منافقانہ حرکتیں کرنی شروع کردی۔دشمنوں کے ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی اور ''قانونی غلطی کروا کر جال میں پھنسانے کی سازش'' کی جال میں پھنس کر ان کی منافقانہ سازش کے شکار ہو کر کام کرنے والے حضرات نے اپنی منافقانہ غلطیوں کے سبب دشنوں کو اپنی کمزوری اور عیب ریکارڈ کر چکے ہیں۔جس کے سبب جان بوجھ کر ہم اپنی عزت بچانے کے لئے آپسی تنازع کے شکار ہیں۔

نتیجتاً ہم دنیا پر حکمرانی کرنے کے بجائے بس اندرون خانہ ایک دوسرے سے ''سانپ'' اور ''نیولے'' جانوروں کی طرح ایک دوسرے کو نگلنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں نفرتیں کرنے لگے۔ایک کی مصیبت کو دوسرے کے لئے سزا سمجھ کر مدد کرنے کے لئے اتحاد کو قتل کردی اور منتشر ہو کر کمزور پڑ گے۔جس کے سبب ہم مار کھا رہے ہیں۔ بے عزت ہو رہے اور۔دشمن ہمارے گھروں میں گھس گھس کر عزت نکال رہے ہیں اور ہم قعر مذلت کی انتہائی گہرائی میں گر چکے ہیں۔لیکن ہمارا کوئی پرسان حال تک نہیں ہے۔

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ملک وملت کے بڑے اور ذمہ داران قسم کے لوگوں کو خصوصاً علمائے حق کو سامنے آنا نماز،روزہ کی طرح فرض ہے۔مگر ان میں سے کچھ تو چھوٹوں کی طرح شدید رکاوٹ کے سبب مجبور ہیں اور بس اپنے سرکل میں اخلاص کے ساتھ کام انجام دے رہے ہیں۔کچھ دشمنوں کی تعلیم کے سبب نفرتوں اور مسلکوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کے خیالات سے اتفاق نہیں رکھتے ہیں اور اپنی ہی کارکردگی کو حسن عمل گمان کر کے محض اپنے ہی سرکل میں تقریر وتحریر ایک ہی قرآن اور ایک ہی حدیث کو پیش کر کے ''ہم لوگ کام کر رہے ہیں'' شو کر رہے ہیں۔

مگر بڑے سب خاموش ہیں۔چھوٹے تو کسی کام ہی کے نہیں ہیں۔یقیناً چھوٹوں اور کمزوروں سے اور ماتحتوں سے تو کچھ نہیں ہوتا ہے۔مگر عقل صرف بڑوں ہی کے پاس ہی ہے۔ایسا بھی نہیں ہے۔اسی طرح مشورہ دینے اور لینے میں چھوٹے بھی آگے بڑھ سکتے ہیں۔اس نظریے سے یقیناً ہم اپنی حیثیت عرفی کو سمجھ رہے ہیں۔پھر چند علمی مشورے بطور لائحۂ عمل کے امت کے سامنے پیش کرنے کی کوشس کی ہے۔گر قبول افتد زہے قسمت!

یہ لائحۂ عمل ذاتی زندگی اور اجتماعی زندگی دو حصوں میں منقسم ہیں۔ذاتی زندگی کے لئے لائحۂ عمل اس کتاب میں اس لئے درج کر رہا ہوں کہ جسم وروح کی سلامتی کے بعد ہی عقل سلامت رہتی ہے اور جب عقل سلامت رہتی ہے تو پرسکون اسباب اور پرآشوب ماحول سے صحیح دفاع کیا جاتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

## ا : ذاتی زندگی سے متعلق لائحۂ عمل:

ذاتی زندگی سے متعلق لائحۂ عمل تین حصوں میں منقسم ہیں۔اس لئے کہ منجانب اللہ'' روح،جسم اور مال'' جو تین عظیم دولتیں عطا کی گئی ہیں۔ان کو صحتمند حالت میں رکھنے کے لئے اس کی فطری پیدائشی پوائنٹ پر بحال رکھنا

قانون وفرض ہے۔اس لئے میں نے اللہ تعالی کے بتلائے ہوئے طریقے کی روشنی میں ''روح،جسم اور مال'' تینوں کے تحفظ کے لئے الگ الگ مخصوص اصول مقرر کی ہیں۔وہ یہ ہیں۔

**اول: تحفظ روح کے لئے لائحہ عمل:**

(۱) : ہمیشہ وضو کے ساتھ رہنے کی کوشش کرنا۔

(۲) : صبح وشام ذکراللہ کرنا۔خصوصا فجر بعد کم ازکم دو صفحات قرآن مجید پڑھنا یا سننا یا وضو کرکے آیات پر انگلی پھرالینا۔ہوسکے تو ہر نماز سے پہلے ڈھائی صفحات اور نماز کے بعد ڈھائی صفحات قرآن پڑھیں۔اس طرح ہر نماز میں ایک پارہ کی تلاوت ہوجائے گی اور ایک ماہ میں ایک قرآن اور ایک سال میں بارہ قرآن مجید ختم ہوجائے گا۔اسی طرح جمعہ جمعہ نماز جمعہ کے بعد سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔

(۳) : صبح وشام تسبیح فاطمہ ۳۳ر بار سبحان اللہ، ۳۳ر بار الحمدللہ، اور ۳۴ر بار اللہ اکبر کا ورد کرنا۔

(۴) : روزانہ کم ازکم ۱۰۰ر بار استغفار پڑھنا۔

(۵) : پانچ اوقات کی نماز تمام سنتوں اور نفلوں کے ساتھ ادا کرنا۔

(۶) : مخصوص اوقات مثلا کھانے، پینے، سونے، باتھ روم جانے آنے، سفر کرنے، گھر سے باہر جانے اور نکلنے کی جو دعائیں سنت سے ثابت ہیں۔ان پر عمل کرنا۔

(۷) : خوشبو اور پھولوں کی مہک استعمال کرنا۔

**دوم: تحفظ جسم کے لئے لائحہ عمل:**

(۱) : بروقت طہارت سے فارغ ہوکر فریش ہوجانا۔

(۲) : پیشاب وپاخانہ کو نہ روکنا۔

(۳) : صبح یا شام تفریح کرنا۔

(۴) : ہوسکے تو روزانہ یا ہفتہ میں دو دنوں پر یا پھر جمعہ جمعہ اچھی طرح سنت کے مطابق غسل کرنا۔

(۵) : کپڑے صاف ستھرے پہننا۔

(۶) : ٹھنڈی وگرمی اور برسات وغیرہ موسموں کے مطابق احتیاط سے رہنا۔

(۷) : کھانے کا وقت مقرر کرکے اسی وقت پر کھانا۔اس کے لئے صبح ساڑھے سات تا ساڑھے آٹھ بجے ناشتہ کرلیں۔ایک تا دو کے درمیان دوپہر کھانا کھالینا چاہئے۔رات کا کھانا مغرب بعد یا سونے سے دو گھنٹے قبل کھانا چاہئے۔

(۸) : روٹی، چاول، گوشت، مچھلی، انڈے، بریانی، تیل، گھی مخصوص اوقات میں کم کھائیں۔مرچ مصالحے کم استعمال کریں، اور زیادہ تر فروٹس اور سبزیوں کا استعمال کرنا چاہئے۔خصوصا پانچ پانچ پیس (قاشیں) '' گاجر، مولی، کنکڑی ''کھیرا'' پیاز، پپیتا، اناناس، سنترہ، سیب، موز، جامن، کلونجی دانہ، شہد، زیتون تیل، سرسو تیل، دہی'' کو استعمال کرنا۔

(۹) : بیماریوں کا فوراًغذااور پرہیز سے تدارک کر لینااور جو مرض بڑھ جائے تو فوراًمناسب حال علاج کر لینا۔

(۱۰) : ایک دن میں چھ لیٹر پانی استعمال کرنا۔ اس کے لئے بہترین ترتیب یہ ہے کہ ناشتہ میں دو گلاس، ناشتہ اور ظہر کے درمیان دو گلاس، ظہر سے پہلے دو گلاس، ظہر بعد دو گلاس، قیلولہ بعد دو گلاس، عصر سے پہلے دو گلاس، عصر بعد دو گلاس، مغرب سے پہلے دو گلاس اور مغرب بعد دو گلاس رات کھانے سے پہلے دو گلاس اور کھانے کے بعد دو گلاس، سونے سے پہلے دو گلاس کل ۲۴ رگلاس پانی پینے کی ترتیب بنالیں۔ بعض لوگ زیادہ پیشاب آنے کے سبب یا سستی سے پانی نہیں پیتے ہیں۔ اس طرح پتھر بنتا ہے اور پریشانی مول لینی پڑ جاتی ہے۔ جتنا پیشاب آئے کرنا چاہئے۔ مگر بیماری کو قریب آنے نہیں دینا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہوں اپنے احتیاط سے اپنا علاج خود کریں اور صحت مند رہیں۔

(۱۱) : ایام بیض یعنی ہر ماہ قمری کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ رویں تاریخ کو روزہ اور رمضان کے کل روزے رکھنا چاہئے۔

**سوم: مال کے تحفظ کے اصول:**

(۱) : ساڑھے باون تولہ ربحساب گرام ساڑھے بارہ گرام چاندی یا ساڑھ سات تولے بحساب گرام ستاسی گرام پینتیس اعشاریہ سونا راتنی مالیت بینک بیلنس ہو اور کوئی قرض نہ ہو رہو تو چالیسواں گرام یا اس کی قیمت زکوۃ سالانہ نکال دیں۔ زمین کے اپج میں سے شعر یعنی دسواں یا بیسواں حصہ مسئلہ معلوم کر کے غریب کو دے دیں۔ مال تجارت پر بھی نصاب کی مقدار بلا قرض سال گذر جائے تو اس مال کی بھی زکوۃ نکال دیں۔

(۲) : حاصل شدہ مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیں۔ ایک حصہ: اپنی جان وصحت پر خرچ کریں۔ دوسرا حصہ: بیوی بچوں کی ذات پر خرچ کریں۔ تیسرا حصہ: والدین کی دیکھ بھالی اور حقوق کی ادائیگی میں خرچ کریں۔ چوتھا حصہ: خونی رشتے دار، ذورحم لوگوں پر خرچ کریں۔ پانچواں حصہ عام غریبوں، مانگنے والوں اور رفاہی کام، مساجد و مدارس اور مکاتیب اور علماء پر خرچ کریں۔ چھٹواں حصہ: آڑے اور اچانک پیش آنے والے حالات کے تحت خرچ کرنے کے لئے جمع کریں۔

(۳) : راستہ چلتے مانگنے والے فقیروں کو اگر مناسب لگے کہ انہیں دینا چاہئے تو ان کو کچھ نہ کچھ دیتے چلیں۔ آج کل ویسے فقیر میں اسٹینڈر رہو گئے ہیں۔ اسی طرح شرابی کبابی اور بہت سے دشمنان اور جاسوس لوگ بھی فقیری صورت میں جاسوسی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے نہایت لاچار، مجبور کو دیں اور کوئی کھانا مانگیں تو ڈائریکٹ کھانا سامنے کھلا دو۔ رقم مت دو۔ کیوں کہ ایک ہی وقت کے کھانے کے نام پر فقیر لوگ بھی مانگنے کی تجارت کرتے ہیں۔ بہتر ہے کہ اپنے مال کو مساجد کے امام، مدارس کے علماء اور جن لوگوں کے بچے بچیاں زیادہ ہیں۔ ان پر خرچ کرو۔ فقیر تو دن بھر میں ایک ایک روپیہ کر کے لاکھوں روپئے مانگ لیتے ہیں۔ مگر عزت دار ضرورت مند فاقہ کرتے اور مجبور رہتے ہیں۔ مگر ہاتھ نہیں پھیلاتے ہیں۔ جبکہ ان کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اول مرحلہ میں اپنے خونی اور ذورحم رشتے داروں میں سے ضرورت مندوں کا خیال کریں۔ پھر اپنے خاندان اس کے بعد پڑوس اور پھر تمام اقرب فالاقرب کے ساتھ استھ تمام غرباء وفقراء پر خرچ کریں۔

## مرتب روٹین

اللہ تعالی نے رمضان المبارک میں جو ترتیب عمل انسان کے لئے اوقات اور ٹائم کی پابندی کے ساتھ مقرر کی ہیں۔ وہی تمام زندگی کے لئے انسان کے لئے عموما اور مسلمانوں کے لئے خصوصا لائحۂ عمل ہے۔ وہ یہ ہے۔

(۱) : بوقت سحر یعنی تہجد کے وقت میں نیند سے بیدار ہو جانا۔

(۲) : طہارت سے فارغ ہو کر فریش ہو جانا۔

(۳) : کم از کم دو صفحے تلاوت قرآن کرنی۔

(۴) : تہجد کی نماز کم از کم چار رکعات یا دو رکعت ادا کرنی۔ ہو سکے تو تلاوت قرآن اور تہجد دونوں کو جمع بھی کر سکتے ہیں۔ اس طور پر کہ دونوں رکعات میں اگر حافظ ہوں تو ایک ایک صفحہ یا مرضی کے مطابق تلاوت کرنی ۔حا گر حفظ ہوں تو کم از کم ایک ایک پارہ روزنہ سورہ یاسین، سورۂ ملک، آیۃ الکرسی، چاروں قل مع درود شریف کے پڑھنا۔ اگر حافظ نہ ہوں اور بڑی سورتیں یا یاسین شریف اور سورۂ ملک وغیرہ یاد ہوں تو ان کو دونوں رکعتوں میں تلاوت کرنی۔ اگر بڑی سورتیں یاد نہ ہوں تو جو چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہوں۔ انہیں کی تلاوت کر کے دو رکعت کم از کم تہجد پڑھنی۔ پھر اگر کوئی حافظ میسر ہو تو ان سے دو صفحات سننا۔ ورنہ قرآن کھول کر دو صفحوں کی آیتوں پر بغور دیکھ کر انگلی پھرا لینا۔ بہر حال کچھ ترکیب نکال کر تہجد اور تلاوت قرآن ضرور کرنی۔

(۵) : رمضان میں اور دیگر دنوں میں مثلا ایام بیض یعنی ہر قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵/ ویں تاریخ میں روزہ رکھنے کے لئے مختصر اور ہلکی میٹھی چیز سے سحری کر لینا۔ اس کے لئے ہانڈی کو خوب بھرنے کے بجائے مختصر خواہش کے موافق کھانے کے بعد تین پپیتے کی قاشیں کھا کر اوپر سے دو چمچے شہد کے ساتھ دودھ، اسبغول بھونسی وکلونجی کے دانے دو، دو چمچے، زعفران چار عدد ملا کر پی لیں اور اوپر پانچ یا سات عدد کھجور کھا لیں۔

(۶) : فجر کی سنت گھر میں پڑھیں اور فرض کے پڑھنے سے پہلے ۴۱/ بار بسم اللہ الرحمٰن کو الحمد للہ رب العالمین تک ایک سانس میں پھر سانس توڑ توڑ کر آیتوں پر رک کر وظیفہ پڑھنا۔ جب وقت ہو جائے تو نماز فرض با جماعت ادا کرنی۔ مجبوری ہو تو گھر میں ہی ادا کرنا۔ لیکن ہر حال میں نماز پڑھنی۔

(۷) : فجر بعد اشراق تک تسبیح فاطمہ ۳۳/ بار سبحان اللہ، ۳۳/ بار الحمد للہ، اور ۳۴/ بار اللہ اکبر پڑھیں۔ فجر کی جماعت کے بعد ۲۰/ منٹ بعد تسبیح فاطمہ پڑھ لینے کے بعد چار رکعات یا کم از کم دو رکعت اشراق کی نماز ادا کرنی۔

(۸) : تسبیح و اشراق کے بعد اگر کام ضروری ہو تو کام میں مصروف ہو جانا۔ ہو سکے تو ۱۰۰/ ۲۰۰/ قدم تفریح کرنی۔ قبرستان جانا ممکن ہو تو تفریح کرتے قبرستان جا کر مرحومین کے لئے دعا کرنی۔ اگر کام ضروری نہ ہوں تو ۸/ ساڑھے ۸/ بجے تک آرام کرنا۔ ورنہ کام میں مصروف ہو جانا۔ تعلیم سے جڑے لوگ تفسیر و حدیث اور دینی کتابوں کا روزانہ کچھ مطالعہ کرنا۔

(۹) : صبح کے سونے سے بیدار ہونے کے بعد/ یا کام سے فارغ ہونے کے بعد بوقت چاشت/ تقریبا ۹/

بجے ۸؍رکعات؍یاچاررکعات چاشت کی نمازاداکرنی۔

(۱۰) : غیر رمضان میں ناشتہ کریں۔اس کے لئے ہو سکےتو روزانہ ورنہ ہفتے میں دودن ’’تین پیس پپیتے، تین گاجر، تین کنکڑی، تین بڑے کچے پیاز، تین پیس اناس، ایک سنترہ، اکیس دانے انگور، کاجو، بادام، پستہ، دو؍دو دانے کھاکروہی شربت پئیں جوتہجد میں بوقت سحر پئے ہیں۔اس کے ۳۰؍منٹ یاایک گھنٹے بعدخواہش کے موافق سنت کے دائرہ میں ناشتہ کریں۔اس کے بعدظہرتک ایک ایک گھنٹہ پرایک ایک گلاس پانی پیتے رہیں۔

(۱۱) : ظہرتک روزی کی تلاش میں کام کریں۔غیر رمضان میں اس دوران ایک ایک گھنٹہ پرایک ایک گلاس پانی پیتے رہیں۔

(۱۲) : جب وقت ظہر کاہوجائےتو ظہر کی نمازاداکریں۔

(۱۳) : غیر رمضان میں کھانانوش فرمائیں۔پھرقیلولہ کریں۔رمضان میں ایک پارہ؍دوپارے تلاوت قرآن کریں۔اس کے بعدتھوڑاآرام کریں۔پھرعصرتک اس دوران ایک ایک گھنٹہ پرایک ایک گلاس پانی پیتے رہیں۔

(۱۴) : اس کے بعدضروری کام کریں۔روزی کی تلاش میں لگ جائیں۔

(۱۵) : عصر کاوقت ہوجائےتو پھرعصراداکریں۔پھراس کے بعداس دوران ایک ایک گھنٹہ پرایک ایک گلاس پانی پیتے رہیں۔

(۱۶) : عصر کے بعدرمضان میں افطار کی تیاری کریں۔غیر رمضان میں تفریح کریں۔ہوسکےتو قبرستان جاکرمرحومین کے لئے فاتحہ کریں۔

(۱۷) : رمضان کے دنوں میں اذان کے وقت ہوتے ہی روزہ کھولیں اورفورامغرب اداکریں۔اگر رمضان کے علاوہ دن ہوں تو مغرب پڑھیں۔اس کے بعد ہوسکےتو اوابین پڑھیں۔تین گلاس یااشتہا کے موافق پانی پی لیں۔

(۱۸) : رمضان ہو یاکہ غیر رمضان دونوں دنوں میں نمازمغرب کےفورابعدرات کاکھاناکھائیں۔کیوں کہ حضورﷺ اسی وقت میں کھاناکھاتے تھے۔یہی تعلیم رمضان میں افطارکرنے سے دی گئی ہے۔تاکہ رات کاسونا اورکھاناایک ساتھ نہ ہوں۔عام دنوں میں فورامغرب بعدنہیں توکم ازکم سونے کے وقت سے دوگھنٹےقبل کھانے کا معمول بنائیں۔یہ تحفظ صحت کاضامن ہے۔ہارڈنہیں ہوتاہے۔

(۱۹) : عشاءکی نمازجلداداکریں۔رمضان میں عشاءبعدتراویح کی نمازپڑھیں۔

(۲۰) : عشااوررمضان کے موقع سے تراویح بعدسحر کے وقت سے اتنی دیرپہلے سوئیں کہ سحری کے اٹھنے کے وقت تک ۶؍گھنٹے سونے کومل جائے۔اگر۶؍گھنٹے نہیں توکم ازکم چارگھنٹے ضروررات میں سوئیں۔اگررات میں چھ گھنٹے سے کم سوناملےتودن میں سوکر۶؍گھنٹے نیندکومکمل کرلیں۔یہ صحت کے ضروری ہے۔کیوں کہ جان ہے توجہان ہے۔

(۲۱) : سونے سے پہلے پیشاب وپاخانہ سے فارغ ہوکرپیٹ ہلکاکر کے وضوکر کے سوتے وقت کے معمولات اوروظائف مکمل پڑھ کریاکم ازکم سونے کی دعاء ’’اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحیٰ‘‘ پڑھ کردائیں کروٹ پرسوئیں۔پھرصبح کے معمول سے سحر کے وقت اٹھ کرجڑ جائیں۔

## ۲ : اجتماعی وسماجی زندگی سے متعلق لائحۂ عمل

(۱) : مستند ایسی تنظیم کی تشکیل دی جائے کہ جس میں تمام ہندوستان کے تمام مسلم جماعتوں یعنی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ تمام مسلم جماعتوں کی اعلی تنظیموں کے ایک ایک مفتی اور ایک ایک عالم بشمول ملک کے سب سے معروف اور سینیئر ۶ر وکیل اور ہر صوبوں سے ایک ایک مالدار شخصیت منتخب ہوں۔ اس طرح ملک کے کل انتیس صوبوں سے کل (۲۹×۱۳=۳۷۷ر افرادوں پر مشتمل پورے ملک کی اعلی تنظیم ہوگی۔ اس تنظیم کے ذیل میں اسی اصول مذکور کے تحت صوبوں کے اندر پھر ہر صوبوں میں سے ہر اضلاع کے اندر پھر ہر اضلاع میں سے ہر پنچایت کے اندر ایک ایک کمیٹی اسی نہج پر تشکیل ہوں۔

(۲) : ہر نچلی تنظیم اپنے اوپر والی تنظیم کے مشورہ اور فیصلے کے بعد ہی کام کرے گی۔

(۳) : آج کل مختلف تنظیمیں مختلف ومخصوص اغراض ومقاصد کے لئے ہوتی ہیں جو اپنے اپنے اغراض و مقاصد سے ہٹ کر مزید درپیش ملی مسائل سے سروکار نہیں رکھتی ہیں۔ ان تنظیموں کی طرح اس تنظیم کے اغراض مقاصد محدود نہ ہوں۔ ملک کے سمبیدھان اور قانون کے مطابق تمام باشندگان ملک کے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرنا بلاتعصب ومفاد ذاتی کے ہوں اور پوری ملت اسلامیہ اور دین اسلام کے پیش آمدہ مسائل ومعاملات میں راہنما اور کسی کی مخالفت اور پیچیدہ مسائل ومعاملات اور حالات میں پوری ذمہ داری کے ساتھ ایکشن لے کر حالات پر قابو پانے کے لئے کوشاں ہوگی۔

(۴) : اس تنظیم کے اعلی تنظیم سے لے کر پنچایت تک کی تمام تنظیموں میں ایک ذیلی پانچ رکنی عبوری کمیٹی تشکیل رہے گی۔ جن کا کام سماجی، حکومتی پیش آمدہ انفرادی اور اجتماعی مسائل ومعاملات میں دخیل ہو کر قانون ملک اور قانون شریعت کی روشنی میں فوری ایکشن لے کر فورا مسائل ومعاملات کو فورا حل کرے گی۔ بالکل دیر نہ لگائے گی۔

(۵) : مسلمانوں کے تمام اجتماعی مسائل وحقوق میں حکومت کی طرف سے ملک کے جمہوری قوانین و دفعات کے خلاف ہونے والی شازشوں کو اصل قانون پر عمل کر کے مجرموں کو بے نقاب کرنے اور ایسے حالات میں عدالت سے قانونی چارہ جوئی کرنے کے لئے بروقت کوشاں ہوں۔

(۶) : حکومت کی پالیسی، یجنڈے اور اقدامی تمام صورت حال سے آگاہی اور نقصان دہ وتعصب آمیز حالات سے واقفیت کے لئے تنظیم کے منتخب اراکین میں سے پانچ سینیئر علماء اور پانچ سینیئر وکلاء کی ذیلی کمیٹی منتخب ہوں۔

(۷) : اصل اعلی کمیٹی کا مشاورتی اجلاس ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے ۱۰ر تاریخ کے درمیان حالات کی جانچ پڑتال کے بعد تاریخ مقرر کر کے ہوں۔ اس تاریخ کا اعلان اعلی تنظیم کے صدر اور سکریٹری کریں۔ اس اجلاس کے مشورے اور رپورٹ، تجاویز وفیصلے کے اعلان ہو جانے کے بعد اس پر عمل کرنے کے لئے نیچلی پنچایت تک کی تمام

۲ : اجتماعی وسماجی زندگی سے متعلق لائحۂ عمل

(۱) : مستند ایسی تنظیم کی تشکیل دی جائے کہ جس میں تمام ہندوستان کے تمام مسلم جماعتوں یعنی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ تمام مسلم جماعتوں کی اعلیٰ تنظیموں کے ایک ایک مفتی اور ایک ایک عالم بشمول ملک کے سب سے معروف اور سینیئر ۶ / وکیل اور ہرصوبوں سے ایک ایک مالدار شخصیت منتخب ہوں۔اس طرح ملک کے انتیس صوبوں سے کل (۲۹×۱۳=۳۷۷ / افرادوں پر مشتمل پورے ملک کی اعلیٰ تنظیم ہوگی۔اس تنظیم کے ذیل میں اسی اصول مذکور کے تحت صوبوں کے اندر پھر ہرصوبوں میں سے ہراضلاع کے اندر پھر ہراضلاع میں سے ہر پنچایت کے اندر ایک ایک کمیٹی اسی نہج پر تشکیل ہوں۔

(۲) : ہر نچلی تنظیم اپنے اوپر والی تنظیم کے مشورہ اور فیصلے کے بعد ہی کام کرے گی۔

(۳) : آج کل مختلف تنظیمیں مختلف ومخصوص اغراض ومقاصد کے لئے کام کررہی ہیں جو اپنے اپنے اغراض ومقاصد سے ہٹ کر مزید درپیش ملی مسائل سے سروکار نہیں رکھتی ہیں۔ان تنظیموں کی طرح اس تنظیم کے اغراض مقاصد محدود نہ ہوں۔ملک کے سمبید ھان اور قانون کے مطابق تمام باشندگان ملک کے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کرنا بلاتعصب ومفاد ذاتی کے ہوں اور پوری ملت اسلامیہ اور دین اسلام کے پیش آمدہ مسائل ومعاملات میں راہنما اور کسی کی مخالفت اور پیچیدہ مسائل ومعاملات اور حالات میں پوری ذمہ داری کے ساتھ ایکشن لے کر حالات پر قابو پانے کے لئے کوشاں ہوگی۔

(۴) : اس تنظیم کے اعلیٰ تنظیم سے لے کر پنچایت تک کی تمام تنظیموں میں تنظیم کے منتخب اراکین میں سے پانچ سینیئر علماء اور پانچ سینیئر وکلاء کی ذیلی پانچ رکنی عبوری کمیٹی تشکیل رہے گی۔جن کا کام حکومت کی پالیسی ،ایجنڈے اور اقدامی تمام صورت حال سے آگاہی اور نقصان دہ وتعصب آمیز حالات سے واقفیت کراتی رہے گی اور اچانک حکومت کی طرف سے یا اس کی پشت پناہی میں مخالفین دین اسلام کی طرف سے ملک کے جمہوری قوانین ودفعات اور دینا سلام کے قوانین کے خلاف مسلمانوں کے تمام پیش آمدہ انفرادی، اجتماعی سماجی ،حکومتی پیش مسائل ومعاملات اور حقوق اور ہونے والی شازشوں کو اصل قانون پر عمل کر کے مجرموں کو قانون ملک اور قانون شریعت دونوں کی روشنی میں فوری ایکشن لے کر فورا بلا تاخیر مسائل ومعاملات کو حل کرے گی اور سازشوں کو بے نقاب کر کے عدالت سے قانونی چارہ جوئی کرنے کے لئے بروقت کوشاں ہوں۔

(۵) : اصل اعلیٰ کمیٹی کا مشاورتی اجلاس ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے ۱۰ / تاریخ کے درمیان حالات کی جانچ پڑتال کے بعد تاریخ مقرر کر کے ہوں۔اس تاریخ کا اعلان اعلیٰ تنظیم کے صدر اور سکریٹری کریں۔اس اجلاس کے مشورے اور رپورٹ، تجاویز وفیصلے کے اعلان ہوجانے کے بعد اس پر عمل کرنے کے لئے نچلی پنچایت تک کی تمام کمیٹیوں کا مشاورتی اجلاس ہر ماہ کی گیارہ تاریخ سے پندرہ تاریخ کے درمیان ہوں۔

(۸) : ہر نیچے والی کمیٹی مقررہ تاریخوں کے اجلاسوں میں اطراف و اکناف کے باشندگان کے احوال، ضروریات نقصانات وکمی بیشی کا جائزہ اور تبادلہ خیال، صورت حال اور ضروری اقدامات کی نشاندہی کر کے اپنے اوپر والی تنظیم کے افرادوں کو ہر ماہ یا تین ماہ کی ۱۲؍ تاریخ سے ۱۵؍ تاریخ کے اندر اندر پیش کردے گی۔

(۹) : پیش آمدہ مسائل ومعاملات کی معلومات کے بعد سنٹرل کے اراکین کے ان میں مشورہ کا انتظار کریں اور جو تجاویز قانون ملک کی کی روشنی میں جاری ہوں۔ان کے مطابق سنجیدگی سے عمل کریں۔

(۱۰) : سنٹرل کمیٹی سے پنچایت کمیٹی تک کے تمامی اراکین کی یہ ذمہ داری ہو کہ ہر کمیٹی اپنے اپنے علاقہ کے باشندگان سے بلا اختلاف مذاہب وفرقے دوستانہ اور اخلاق کریمانہ وعلمی روشنی کے ساتھ رابطے میں رہیں۔

(۱۱) : تمام باشندگان کی ہنگامی اور انفرادی ضروریات اسی طرح حادثاتی مواقع سے ضرورت مندوں کے ضرورتوں کی تکمیل کے لئے پیش پیش رہیں۔

(۱۲) : تنظیم کی ترقی کی بناء پر تنظیم کو مختلف وسائل وصورت حال اور زاویوں سے مخالفین اور متعصبین لوگ بدنام کرنے کی کوشس کریں گے۔محبت میں عداوت کا سوچویشن پیدا کریں گے۔اس لئے کسی ثالثی کی طرف سے کوئی بھی خبر ملے یا اخبار وجرائد میں کسی نے چھپوادی تو پہلے مخبر اور مخبر عنہ کو آنے سامنے کر کے تحقیق کرلیں۔بات پایہ ثبوت تک پہنچ جائے تو قانونی ایکشن لے کر فیصلہ صادر کریں۔جلد بازی اور صرف سنی سنائی باتوں اور خبروں پر بالکل کان نہ دھریں۔بلکہ بھائی چارہ اور حسن اخلاق اور آپسی محبت کا مظاہرہ کریں۔

(۱۳) : یہ ازل سے شیطانی فکر کام کر رہی ہے کہ ''وہ حصول مراد ومقصد کی خاطر یا'' آپس میں لڑانے والے نکتوں کو ہماراہی آدمی ولباس میں پھوٹ ڈال کر متحد ہو کر کام کرنے کے لائق رہنے نہیں دیتی ہے۔اسی طرح کام کرنیوالی شخصیت کی امیج وحیثیت کو خراب کرنے کے لئے کسی طرح پہلے قانونی غلطی کروا کر بھروسہ اور اعتماد کو ختم کر کے مجرم بنادیتا ہے۔جیسے حضرت آدم وحواؑ سے قانون رب کے حکم کی مخالفت کروا کر ان کو رب کی نظر میں گرادیا اور قانون کے تحت انہیں دنیا میں صفائی کے لئے آنا پڑا۔ان دونوں حرکتوں کی وجہ سے اتحاد واتفاق منتشر ہوجاتا ہے اور کام کرنے والی شخصیتوں پر سے اعتبار اٹھ جاتا ہے۔اس کے بعد پلاننگ اور ایجنڈہ ناکارہ ہوجاتا ہے۔ترقی کے بجائے تنزلی ہونے لگتی ہے۔

☆:اس لئے کبھی مخالف تنظیم سے خفیہ ہاتھ نہ ملائیں۔احسان قبول نہ کریں۔ان کے اجلاسوں میں اپنی تنظیم سے مشورہ کے بغیر ہرگز نہ جائیں۔مخالفین کی طرف سے درپیش مسائل ومعاملات اور خبروں کی صحیح معلومات کے بعد فوری ہنگامی میٹنگ کریں اور مناسب حال تجاویز پاس کر کے مسائل ومعاملات کو حل کریں۔

(۱۴) : کسی بھی مذہب یا فرقے کے عقائد سے کوئی تعصب اور چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔

(۱۵) : کسی مذاہب اور فرقے کے باشندگان کو ان کے عقائد کے مطابق عمل کرنے اور بیان کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

(۱۷) : مذاہب اور فرقے کے کوئی فرد یا افراد کثیر کسی دوسرے مذہب وفرقہ میں از خود جانا چاہیں تو اس فرقے کے بڑوں سے رابطہ کر کے موجودہ حالات کے مطابق بروقت مشوروں پر عمل کریں۔اس دفعیہ پر عمل کرنے

کے باوجود تبدیل مذہب یا عقیدہ پر بضد اور مصر کوئی ہوں تو اس کا رَکش نہ لیں۔ بلکہ ان لوگوں کی صوابدید پر قانونی راہ کے مطابق رویہ اختیار کریں۔

(۱۸) : جتنی تنظیم ملک میں ہیں۔ان تمام تنظیموں کے اغراض ومقاصد کے مطابق درپیش معاملات ومسائل میں ان تنظیموں کی طرف سے کارکردگی میں مداخلت نہ کریں۔البتہ پیش آمدہ حالات میں کارکردگی کی صورت حال سے آگاہی حاصل کرلیں۔اگر وہ سب محدود سرکل میں کام کرتے ہیں تو ان کا سپورٹ کریں۔اگر وہ لوگ اس تنظیم سے مل کر کام کریں تو ان کے مشورے لے کر متفقہ طور پر ایسا کام کریں کہ اختلاف نہ ہوں یعنی مسلم مسالک کے علماء پہلے آپس میں اپنے اپنے مسالک کے تحت تنظیم کی میٹنگ کر کے کسی ایک فتوے پر اتفاق کرلیں تب سب مل کر تمام مسلمانوں کی ایک آواز بن کر عوامی سطح پر اور ملکی سطح پر فتوی ریلیز کریں۔

(۱۹) : ملکی اور سماجی سطح پر ایک آواز ہوکر ابھرنے کے لئے اعلی کمیٹی سے لے کر پنچایت تنظیم تک کے تمامی تنظیموں کے تحت ایک ایک دارالافتاء و دارالقضاء قائم ہوں۔یہ تمام دارالافتاؤں اور دارالقضاؤں میں سے پیش مدہ اختلافی مسلکوں والے مسائل ومعاملات میں سب سے اعلی تنظیم کے اراکین تک استفتاء پہنچائیں اور وہ تنظیم اپنی ماہانہ میٹنگ میں ان مسائل پر تبادلۂ خیال کر کے ایک آواز سے ایک فتوی اتفاق رائے سے ریلیز کریں گے۔ وہی فتوی کی کاپی نچلی تمام تنظیموں تک پہنچے گی اور وہ سب اپنے اپنے حلقوں میں اسی متفقہ فتوی کو عام کریں گے۔

شرائط انتخاب اراکین:

(۲۰) : درست نیت سے کام کرنے والی اور ہر وقت جان و مال کی قربانی پیش کرنے والی مخلص شخصیت ہوں۔

(۲۱) : حدیث منافقت کا خیال رکھنے والا ہو۔یعنی جھوٹ نہ بولے۔امانت میں خیانت نہ کرے۔وعدہ خلافی نہ کرے۔دھوکہ دینے والے اور کسی دیگر جماعت ومخالفین گروپ سے سانٹھ گانٹھ کر کے اپنی تنظیم کے اغراض ومقاصد کے خلاف قانون سے سمجھوتہ کرنے والے، بین بین اور چاپلوس اور رشوت خور نہ ہوں۔یعنی:

کر کے خون میر کا جا بیٹھے ہیں گھر کے اندر
اور پوچھتے ہیں کہ ہے در پہ یہ غوغا کیسا

شعر کے مطابق خود ہی آگ لگا کر آگ بجھانے والے کی صف میں شامل ہوکر بظاہر معاون اور بباطن منافق نہ ہوں۔

(۲۰) : متکبر، متعصب، مفاد پرست شخصیت نہ ہوں۔ بلکہ نرم رم مزاج، عبادت گذار، صاحب الرائے شخصیت ہوں۔

(۲۱) : کسی شخصی فرد، جماعت یا حکومت کی مخالفت کرنے والا نہ ہوں۔

(۲۲) : ان کے مشورہ پر اکثریت کی رائے سے رد کر دینے اور عمل نہ ہونے پر فساد مچانے والا، معترض اور دل میں بغض وعناد اور شاکی و پروپیگنڈہ کر کے ماحول کو خراب کرنے والا مزاج ہونہ ں۔

(۲۳) : اعتراض تحریری پیش کرنے والے ہوں۔

(۲۴) : قرآن،حدیث، اجماع اور قیاس اور ملک کے قانون و دفعات کی روشنی میں منشور پیش ہو نا چاہئے۔

(۲۵) : اسپیکراور مجلس کے چلانے والے مقررہ فرد کے حکم ومشورہ کے مطابق وقت کے اندر قانونی شریعت اور قانون ملک کی روشنی میں لمبی تقریر کرنے کے بجائے کام اور پوائنٹ کی باتوں کو ترتیب دے کر مختصر وقت یا اسپیکر کی طرف سے دیئے گئے وقت کے اندر اندر ہی اپنی رائے دیدینے والے ہوں۔

(۲۶) : پروف شدہ اور مدلل و مضبوط دلائل سے ثابت حق قول و فعل میں کسی شخصیت ،قربت اور دوستی کے ملاحظ کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ آداب واخلاق کریمانہ اور نرم لہجے میں سچائی پیش کر دینے والے ہوں۔

(۲۷) : سورہ عصر کے چاروں حکم الہی کے عین مطابق مزاج رکھتے ہوئے عملی میدان میں کامل شخصیت ہوں۔یعنی ''صحیح ایمان واخلاص'' کے ساتھ کام کرنے والا ہو۔''عمل صالح''،یعنی قانون شریعت اور قانون ملک کے مطابق عمل کرنے والا ہو۔مگر ترجیح قانون شریعت کو دینے والے ہوں۔''وتواصو بالحق''،یعنی ہمیشہ حق وسچ کی تبلیغ کرنے والا ہو۔''وتواصو بالصبر''،یعنی حق عمل کرنے میں رکاوٹ ہونے پر پیچھے ہٹنے والے نہ ہوں ۔ بلکہ ہر مصیبت کا مقابلہ جان ومال اور حوصلہ وہمت سے آگے بڑھ کر کرنے والے ہوں۔

**نوٹ** : آخری ایک رائے یہ ہے کہ اگر اس مشورہ پر عمل کرنا فی الحال ممکن نہ ہوں تو اونچے طریقہ سے تنظیم بنانے کے بجائے پنچایت طریقے سے کام شروع کریں اور آہستہ آہستہ ملکی سطح پر تنظیم کی تشکیل دینے کی کوشش جاری رکھی جائے۔اسی طرح ضروری نہیں کہ تمام تنظیموں کے ذمہ داران ان تجاویز کو مان ہی لیں۔اس لئے جو تنظیمیں ہماری ان تجاویز پر اتفاق رکھتے ہوں وہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جو شامل نہ ہوں ان سے کسی طرح سے کوئی اختلاف نہیں۔ان کی اپنی طرف سے اجتماعی پیش آمدہ معاملات میں صحیح وقانونی کارکردگی وکار روائی کی صورت میں ہماری اس تنظیم کی طرف سے حمایت رہے گی۔

**درخواست** : کسی کے ذہن میں کوئی مفید مشورہ اس لائحۂ عمل میں ایڈ کرنے کے لئے ہوں تو ایڈ کر سکتے ہیں۔

مفتی محمد سجاد حسین القاسمی نان پوری
بانی واڈیٹر ندائے طیب بنگلور
جامعہ دار الثقلین یاسین نگر بنگلور ۴۳۔کرناٹکا




**ملنے کا پتہ:**

**مفتی محمد سجاد حسین القاسمی**

نان پوری، ضلع سیتامڑھی بہار۔۴۸۳۳۳۳

مقیم حال: یاسین نگر محلّہ بنگلور۔۵۶۰۴۳؍

صوبۂ کرناٹک (الہند)

موبائل: 9448606806

ای میل (E-mail:) :

mshqasmi55@gmail.com